Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 28, 2025

Turkish Translations of Pakistani Muslim Thinkers: An Analytical and Cultural Study

پاکستانی مسلم مفکرین کے افکار کے ترکی تراجم: علمی، تحقیقی اور ثقافتی مطالعہ

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad
Email: Asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Ms. Eman Fatima
M.Phil. Scholar, Deptt. of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad

Ms. Rubina Anwar
M.Phil. Scholar, Deptt. of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad

Abstract

The history of the Islamic world demonstrates that intellectual exchange and translation have always held exceptional significance. Translation has not merely been a linguistic exercise but a means of transmitting cultural and intellectual heritage across Muslim societies. In the twentieth century, Turkey and Pakistan emerged as prominent Muslim states confronting major intellectual, religious, and social challenges. Scholars, intellectuals, and institutions in both countries sought to benefit from each other's thought, fostering a unique convergence of ideas and cultural linkages. This study examines the Turkish translations of works by prominent Pakistani Muslim thinkers, including Allama Iqbal, Syed Abul A'la Maududi, Dr. Muhammad Hamidullah, and Dr. Israr Ahmed. These translations have introduced South Asian Islamic thought to Turkish academic and religious circles, expanding comparative studies in Islamic philosophy, political thought, and socio-religious discourse. The paper highlights the historical background, intellectual significance, and reception of these translations in Turkey. It also emphasizes translation as an essential medium for scholarly and cultural interaction, enabling contemporary academics to maintain intellectual harmony, cross-cultural dialogue, and a deeper understanding of shared Islamic heritage. Finally, the study discusses challenges and strategies for promoting translation studies in universities, recommending the establishment of translation centers and collaborative research to enhance knowledge exchange between Pakistan and Turkey.

Keywords: Translation Studies, Pakistani Muslim Thinkers, Allama Iqbal, Turkish Intellectual Discourse, Islamic Philosophy, Cross-Cultural Exchange

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

1۔تعارف:

اسلامی دنیا کی تاریخ میں علمی تبادلے اور ترجمے ہمیشہ غیر معمولی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔ اس علمی تبادلے نے علوم وفنون کو وسعت اور گہرائی عطا کی اور مسلم اقوام کے درمیان فکری تسلسل اور یکجہتی کو مضبوط بنایا۔ ترجمہ محض الفاظ کی منتقلی نہیں تھا بلکہ یہ ایک تہذیبی اور فکری ورثے کی منتقلی کا ذریعہ بھی تھا، جس نے مختلف مسلم معاشروں کے مابین علمی روابط کو تقویت دی۔ بیسویں صدی میں ترکیہ اور پاکستان دو نمایاں مسلم ریاستوں کے طور پر ابھرے جنہوں نے اپنے اپنے حالات میں دینی بیداری، قومی تشخص اور جدیدیت جیسے بڑے فکری اور سماجی چیلنجز کا سامنا کیا۔ اس دور میں دونوں ممالک کی جامعات، علمی اداروں اور اہل فکر نے ایک دوسرے کے افکار سے استفادہ کرنے کی کوششیں تیز کیں، جس کے نتیجے میں فکری ہم آہنگی اور تہذیبی ربط کی نئی راہیں ہموار ہوئیں۔ پاکستان میں کئی ممتاز مسلم مفکرین نے قرآن فہمی، سیرت النبی ﷺ، اسلامی قانون، سیاسی فکر، معاشرتی مسائل اور جدید دور کے تقاضوں پر گراں قدر خدمات انجام دیں۔ جیسے علامہ اقبال کی فلسفیانہ فکر، سید ابو الاعلیٰ مودودی کی اسلامی سیاست اور سماجی نظام، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیقی اور دستاویزی خدمات اور ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآنی دعوت جیسے موضوعات پر مبنی اہم کتب اور مضامین ترکی زبان میں ترجمہ ہوئے۔ ان تراجم نے نہ صرف ترکی کے علمی اور دینی حلقوں میں نئے فکری مباحث کو جنم دیا بلکہ برصغیر کی مخصوص اسلامی روایت بھی ترکی کے علمی منظرنامے میں داخل ہوئی۔ یہ مقالہ پاکستانی مسلم مفکرین کے علمی کاموں کے ترکی تراجم کا ایک تعارفی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس میں ان تراجم کے تاریخی پس منظر، علمی و فکری اہمیت، ترکی کے علمی و دینی حلقوں میں ان کی قبولیت اور اثرات کا جامع جائزہ لیا جائے گا۔ اس مطالعے کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلم دنیا میں علمی و فکری تبادلے، ترجمے کی اہمیت اور تہذیبی ربط کی قدر کو اجاگر کیا جائے، تاکہ آج کے دور میں بھی علمی ہم آہنگی اور تہذیبی اشتراک کی روایت کو تازہ دم کیا جاسکے۔

2۔ترجمہ نگاری؛ علمی وثقافتی تبادلہ کا مؤثر ذریعہ:

ترجمہ نگاری انسانی تاریخ میں علم، فکر اور تہذیب کے فروغ کا ایک نہایت اہم اور مؤثر ذریعہ رہی ہے۔ مختلف زبانوں میں تخلیق ہونے والا علمی، ادبی، سائنسی اور مذہبی سرمایہ جب ترجمے کے ذریعے دوسری زبانوں میں منتقل ہوتا ہے تو وہ صرف ایک قوم تک محدود نہیں رہتا بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ ورثہ بن جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں نہ صرف علمی وسعت پیدا ہوتی ہے بلکہ مختلف تہذیبوں اور معاشروں کے درمیان فکری قربت اور باہمی تفہیم بھی فروغ پاتی ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

تاریخِ عالم اس حقیقت کی شاہد ہے کہ ترجمہ نگاری نے تہذیبوں کے عروج میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسلامی سنہری دور میں عباسی خلافت کے تحت بیت الحکمہ جیسے علمی مراکز قائم ہوئے جہاں یونانی، فارسی اور سنسکرت علوم کو عربی زبان میں منتقل کیا گیا۔ اس ترجمہ تحریک نے فلسفہ، طب، ریاضی اور فلکیات جیسے علوم کو نئی جہت عطا کی۔ بعد ازاں یہی علمی ذخیرہ یورپی زبانوں میں منتقل ہوا اور نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کی فکری بنیاد بنا۔ اس تاریخی تسلسل سے واضح ہوتا ہے کہ ترجمہ نگاری اقوام کے درمیان علمی وراثت کو محفوظ اور منتقل کرنے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

ثقافتی اعتبار سے ترجمہ مختلف معاشروں کے ادب، اقدار، روایات اور طرزِ فکر کو سمجھنے کا وسیلہ بنتا ہے۔ ادبی وفکری تراجم کے ذریعے ایک قوم کے احساسات مسائل اور تجربات دوسری اقوام تک پہنچتے ہیں، جس سے بین الثقافتی مکالمہ، رواداری اور احترام کو فروغ ملتا ہے۔ عصرِ حاضر میں، جب عالمگیریت (Globalization) نے دنیا کو قریب تر کر دیا ہے، ترجمہ نگاری عالمی ہم آہنگی اور فکری اشتراک کے لیے ناگزیر حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

تعلیمی اداروں میں ترجمہ کے فروغ کی اہمیت اس تناظر میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جامعات، کالجز اور تحقیقی ادارے علم کی تخلیق اور ترسیل کے مراکز ہوتے ہیں، جہاں مختلف زبانوں میں موجود جدید اور کلاسیکی علمی مواد تک رسائی ناگزیر ہے۔ اگر تعلیمی نصاب میں ترجمہ نگاری کو بطور مضمون اور عملی مہارت شامل کیا جائے تو طلبہ نہ صرف لسانی قابلیت حاصل کرتے ہیں بلکہ مختلف تہذیبوں اور علمی روایتوں سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحقیقی مقالہ جات، سائنسی تحقیقات اور عالمی علمی مباحث کا ترجمہ مقامی زبانوں میں کرنے سے علم عام فہم بنتا ہے اور تعلیمی معیار بلند ہوتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں ترجمہ مراکز (Translation Centers) کے قیام، اساتذہ و طلبہ کی تربیت، اور کثیر اللسانی تحقیقی منصوبوں کے ذریعے ایک مضبوط ترجمہ کلچر کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف قومی زبانوں کو تقویت ملے گی بلکہ عالمی علمی برادری کے ساتھ مؤثر ربط بھی قائم ہوگا۔ یوں تعلیمی ادارے ترجمہ نگاری کے ذریعے علم کے عالمی بہاؤ میں فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مختصراً، ترجمہ نگاری محض زبانوں کے درمیان الفاظ کی منتقلی نہیں بلکہ علوم، افکار اور تہذیبوں کے درمیان ایک زندہ اور متحرک پل ہے۔ تعلیمی اداروں میں اس کے فروغ کے بغیر نہ تو علمی ترقی مکمل ہو سکتی ہے اور نہ ہی حقیقی بین الثقافتی ہم آہنگی ممکن ہے۔

3۔ پاکستانی مسلم مفکرین کے افکار کی ترکی تراجم کی علمی اور تحقیقی اہمیت وضرورت:

پاکستانی مسلم مفکرین نے بیسویں اور اکیسویں صدی میں اسلامی فکر، فلسفہ، تہذیب، سیاست، معاشرت اور جدید فکری چیلنجز پر نہایت گراں قدر علمی سرمایہ فراہم کیا ہے۔ علامہ محمد اقبال، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر اسرار احمد، جاوید احمد غامدی اور دیگر اہلِ فکر کی تحریریں نہ صرف

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 28, 2025

برصغیر بلکہ پورے عالمِ اسلام میں فکری رہنمائی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ان مفکرین نے جدید دنیا کے فکری، سماجی اور سیاسی مسائل کو اسلامی تناظر میں سمجھنے اور ان کا حل پیش کرنے کی سنجیدہ کوشش کی۔ان افکار کے ترکی زبان میں تراجم کی علمی اور تحقیقی اہمیت اس لیے بھی دوچند ہو جاتی ہے کہ ترکیہ عالمِ اسلام کا ایک اہم فکری،تاریخی اور تہذیبی مرکز ہے، جہاں جدیدیت اور روایت کے مابین مکالمہ ایک مسلسل اور فعال علمی عمل کی صورت اختیار کیے ہوئے ہے۔
علمی اعتبار سے پاکستانی مسلم مفکرین کے افکار کے ترکی تراجم اسلامی فکر کے بین الاقوامی تبادلے کو فروغ دیتے ہیں۔ترکی کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں اسلامی فلسفہ، جدید مسلم فکر اور سیاسی اسلام پر ہونے والی تحقیقات میں یہ تراجم بنیادی آخذ کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔ان کے ذریعے ترک محققین جنوبی ایشیا کے مسلم فکری تجربے،استعمار کے بعد کی فکری تشکیل،اور جدید ریاستی و سماجی مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے آگاہی حاصل کرتے ہیں، جو اسلامی فکر کے تقابلی اور بین الاقوامی مطالعے کے لیے ناگزیر ہے۔

تحقیقی سطح پر یہ تراجم دونوں خطوں کے علمی حلقوں کے درمیان بامعنی مکالمے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔جب پاکستانی مفکرین کے متون ترکی زبان میں دستیاب ہوں گے تو ترک محققین ان پر تنقیدی مطالعات، تقابلی تجزیے اور جدید تناظرات میں تحقیق کر سکیں گے۔اسی طرح پاکستانی جامعات اور محققین کے لیے بھی یہ امکان پیدا ہو گا کہ وہ ترکی مفکرین کے افکار سے براہِ راست استفادہ کریں اور مشترکہ تحقیقی منصوبوں، بین الاقوامی کانفرنسوں اور علمی جرائد کے ذریعے فکری اشتراک کو فروغ دیں۔یوں ترجمہ ایک دوطرفہ علمی رابطے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

مسلم دنیا میں برصغیر اور اناطولیہ کے فکری تعلقات کے تناظر میں ترکی زبان میں تراجم کا کردار نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ترجمہ محض الفاظ کی منتقلی کا عمل نہیں بلکہ ایک ایسا فکری پُل ہے جو علم، سوچ، نظریات اور تہذیبی تجربات کو ایک خطے سے دوسرے خطے تک منتقل کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ترک مفکرین اور محققین کے خیالات اور نظریات جب اردو اور عربی زبانوں میں ترجمہ ہو کر برصغیر اور دیگر مسلم معاشروں تک پہنچے تو اس سے علمی و فکری تبادلے کو مزید تقویت ملی۔اس دوطرفہ عمل نے نہ صرف مختلف خطوں کے درمیان روابط مضبوط کیے بلکہ مسلم دنیا میں ایک مشترکہ فکری فضا اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیا۔

تہذیبی اور فکری سطح پر پاکستانی مسلم مفکرین کے افکار کے ترکی تراجم کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ پاکستان اور ترکیہ دونوں مسلم معاشرے جدیدیت، سیکولرازم، مذہب و ریاست کے تعلق، تعلیم، اخلاقی اقدار اور شناخت جیسے مشترکہ سوالات سے دوچار ہیں۔پاکستانی مفکرین کے افکار کے ترکی تراجم ترک

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

معاشرے کو ایک مختلف مگر ہم آہنگ مسلم تجربے سے روشناس کراتے ہیں، جو فکری تنوع، وسعتِ نظر اور مکالمے کی روایت کو مضبوط کرتا ہے۔ اس عمل سے اسلامی فکر علاقائی حدود سے نکل کر ایک ہمہ گیر اور کثیر الثقافتی تناظر میں سمجھی جانے لگتی ہے۔

تحقیقی عمل ہمیشہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ مختلف تہذیبی اور فکری تجربات سے براہِ راست استفادہ کیا جائے۔ ترکی زبان کے تراجم نے محققین اور اہلِ علم کو اصل مصادر تک رسائی فراہم کی، جس کے نتیجے میں تقابلی مطالعہ، تنقیدی تجزیہ اور بین الاقوامی سطح پر معیاری تحقیق کو فروغ ملا۔ خصوصاً اسلامی فکر، خلافتِ عثمانیہ کی تاریخ، جدید ترکی کی فکری تحریکوں اور معاصر مسلم مباحث پر تحقیق کے لیے تراجم ناگزیر حیثیت رکھتے ہیں۔ تراجم کی بدولت محققین مختلف زاویوں سے مسائل کا جائزہ لے سکتے ہیں اور علم کے نئے پہلو دریافت کر سکتے ہیں۔

مزید برآں، ترجمہ نگاری کے اس عمل سے ترکی زبان میں اسلامی علمی ادب کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے طلبہ، اساتذہ اور عام قارئین یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں، جب بین الاقوامی جامعات، تحقیقی اداروں اور علمی جرائد کے درمیان تعاون کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، ترکی زبان کے تراجم تحقیق اور علم کو عالمی سطح تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ تراجم نئی نسل کو اپنی علمی اور تہذیبی روایات سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ جدید دور کے فکری سوالات اور عملی چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے فکری رہنمائی بھی فراہم کرتے ہیں۔

مختصراً، پاکستانی مسلم مفکرین کے افکار کے ترکی تراجم ایک علمی ضرورت، تحقیقی تقاضا اور تہذیبی فریضہ ہیں۔ یہ تراجم نہ صرف اسلامی فکر کے عالمی مکالمے کو وسعت دیتے ہیں بلکہ تحقیقی امکانات کو بڑھاتے، مسلم دنیا کے مختلف فکری تجربات کو ایک دوسرے کے قریب لاتے اور علم و دانش کی سرحدوں کو مزید وسیع کرنے میں ایک مضبوط سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

4۔ اُردو-ترکی ترجمہ نگاری کی روایت:

1۔ **علی نہات ترلان (Ali Nihat Tarlan)** (1898–1978) ترکی کے ایک ممتاز ادبی مورخ، مترجم، شاعر اور ادیب تھے۔ انہوں نے استنبول (ترکی) میں پیدا ہو کر فرانسیسی اور فارسی ادب کی تعلیم حاصل کی اور 1920 میں اسلامی ادب میں "لیلیٰ و مجنون" کے موضوع پر ڈاکٹریٹ مکمل کرنے والے پہلے ترک طالب علم بنے[i]۔ ایک طویل تعلیمی کیریئر کے دوران وہ ترکی کے مختلف ہائی اسکولوں میں فرانسیسی، ترکی اور ادب کے استاد رہے اور بعد میں استنبول یونیورسٹی میں ترک زبان و ادب کے شعبے کے پروفیسر اور صدر رہے۔ ترلان نے کلاسیکی ترک ادب کے مختلف متون پر تحقیقی کام کیا اور ان کی متن تنقیدی اشاعت اور تشریح کے نئے طریقے متعارف کروائے، جس سے قدیم ادبی شاہکاروں کو جدید قاری کے لیے قابل فہم بنایا گیا۔ وہ فارسی اور ادبیات مشرق کے ادیبوں کے کاموں کے بھی گہرائی سے مطالعہ کرنے والے تھے اور ان کی ترکی میں محمد اقبال کے فارسی اشعار اور دیگر مشہور

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

ادیبوں کے ترجمے ترک قارئین تک پہنچائے گئے، محمد اقبال (علامہ اقبال) کے فارسی کاموں کو ترکی میں منتقل کرنے کے لیے۔ انہوں نے پیامِ مشرق (1963)، زبورِ عجم (1964)، رموزِ بے خودی (1964)، ضربِ کلیم (1968) اور ارمغانِ حجاز جیسے کاموں کو ترکی قاری کے لیے قابل رسائی بنایا، اور 1960 کی دہائی میں اقبال کے فلسفے کو ترک قارئین تک پہنچانے میں ایک اہم شخصیت کے طور پر اپنی پہچان قائم کی۔ جس کی وجہ سے اقبال کا ادبی اور فلسفیانہ پیغام ترکی میں نمایاں ہوا[ii]۔ ترلان کو پاکستان اور ایران نے ان کے کام کے اعتراف میں اعزازات سے نوازا، جس میں پاکستان کی جانب سے Nishan-e-Pakistan بھی شامل ہے[iii]۔ وہ 30 ستمبر 1978 کو استنبول میں انتقال کر گئے، مگر ان کی علمی اور ادبی خدمات آج بھی ادبی حلقوں میں یاد کی جاتی ہیں۔

2۔ جلال سوئدان (Celal Soydan) ترکی کے ایک معروف مترجم، ادیب اور اقبال شناس ہیں۔ انہوں نے انقرہ یونیورسٹی اور اردو زبان و ادب میں گہرائی سے تعلیم حاصل کی اور اردو ادب، خاص طور پر محمد اقبال کے کاموں پر تحقیق و ترجمہ کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ سوئدان نے محمد اقبال کے فن اور فلسفے کو ترکی زبان میں منتقل کرنے کے لیے متعدد اہم تراجم اور تحقیقی کام کیے، جن میں خاص طور پر *Zarb-e-Kalim* اور *Armaghan-e-Hijaz* کے مکمل یا تفصیلی ترکی تراجم شامل ہیں۔ ان کے ترجمے 2013 میں شائع ہوئے اور انہیں اقبال کے اثر و رسوخ کو ترک ادبی اور فکری حلقوں تک پہنچانے میں اہم کردار سمجھا جاتا ہے۔ Musa Vuruşu ve Hicaz Armağanı اقبال کے *Zarb-e-Kalim* (ضربِ کلیم) اور *Armaghan-e-Hijaz* (ارمغانِ حجاز) کا جامع ترکی ترجمہ[iv]، جس سے ترکی قاری اقبال کے فلسفیانہ اور شاعرانہ کلام کو براہِ راست سمجھ سکتا ہے۔ İkbal'e Dair اقبال کے نظریات اور ان کی شاعری پر مبنی ایک تحقیقی/تنقیدی کتاب، جو ترکی میں اقبال کے مفہوم اور اثرات کو واضح کرتی ہے۔ دیگر ادبی تراجم اور اشعار حوالے سے ترکی میں شائع شدہ کتب، جن میں اقبال کے منتخب کلام یا ان کی شاعری کے اجزاء شامل ہیں۔ سوئدان نے اردو اور فارسی ادب، خاص طور پر اسلامی فلسفہ و شاعری کو ترکی زبان میں قابلِ فہم انداز میں پیش کیا۔ ان کے کام نے اقبال کے فکری ورثے کو ترکی معاشرے میں فروغ دیا، اور ان کے تراجم ترکی قاری کے لیے اصل کلام کے مفہوم تک رسائی آسان بناتے ہیں۔

3۔ اسماعیل حقی ازمیرلی İsmail Hakkı İzmirli، پروفیسر، (1869–1946)، ترکی کے ایک فلسفی اور مذہب کی تاریخ کے محقق تھے۔ انہوں نے 10 سال کی عمر میں اپنے والد کو کھو دیا، جو ایک فوجی افسر تھے۔ انہوں نے ازمیر پرائمری اسکول اور اعلیٰ استاد تربیتی اسکول سے تعلیم مکمل کی اور استاد کے طور پر اپنا کیریئر شروع کیا۔ انہوں نے دارالفنون (استنبول یونیورسٹی) میں مذہبی تاریخ اور فلسفہ کے مضامین پڑھائے۔ اپنے کاموں میں، انہوں نے دلیل دی کہ آزاد فکر اسلام میں ترقی کا باعث بنے گی۔ انہوں نے ابتدائی اسلامی فلسفیوں کے نظریات کا تجزیہ کیا۔ ان کا نام اقبال کے زمانے کے بعد، اتاترک کے دور میں اسلام میں متوقع بنیادی اصلاحات کے لیے تیار کردہ رپورٹس میں بھی ذکر ہوا ہے۔ انہوں نے متعدد جرائد میں مضامین شائع کیے اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں کئی مضامین میں حصہ ڈالا۔ وہ ایک فکری لحاظ سے انتہائی متحرک مفکر تھے جنہوں نے 60 سے زائد کتابیں لکھیں۔ اپنے کلام پر مبنی کاموں میں، انہوں نے نہ صرف کلاسیکی کلام کے علماء سے استفادہ کیا بلکہ یورپی فلسفہ سے بھی متاثر ہوئے۔ کنزالایمان، جو امام احمد رضا خان بریلوی کا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

اردو ترجمہ و تفسیرِ قرآن ہے، مختلف زبانوں میں منتقل ہوا ہے، اور اس میں ترکی زبان کا ترجمہ *Kur'an-ı Kerim ve Türkçe Anlamı* بھی شامل ہے جو اسماعیل حقی ازمیرلی[v] نے تیار کیا۔

4۔ علی اولوی کوروجو (Ali Ulvi Kurucu) ترک شاعر، ادیب، مترجم اور اسلامی فکری شخصیات میں سے ایک تھے، جو 1920 میں ترکی کے شہر کونیا میں پیدا ہوئے اور 3 فروری 2002 کو مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے ترکی ادب، اسلامی تعلیمات اور مذہبی فلسفے پر گہرائی سے کام کیا اور شاعری، نثر و ترجمے کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ کوروجو نے قرآن حفظ کیا، الازہر یونیورسٹی (مصر) سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، اور بعد میں مدینہ منورہ میں مختلف علمی و انتظامی خدمات انجام دیں۔ وہ نہ صرف ایک شاعر اور ادیب تھے بلکہ اسلامی تعلیمات کے فروغ میں بھی فعال رہے۔ علی اولوی کوروجو نے ڈاکٹر محمد اقبال کے فکری کاموں کو ترک قاری تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1957 میں انہوں نے ترکی زبان میں ایک کتاب لکھی Büyük İslam Şairi Dr. Muhammed Iqbal : عظیم مسلمان شاعر: ڈاکٹر محمد اقبال[vi]۔ 1964 میں انہوں نے اقبال کے مشہور ناول[vii] The Reconstruction of Religious Thought in Islam (اسلام میں مذہبی فکر کا ازسرِ نو اعادہ) کا انگریزی سے ترکی ترجمہ بھی کیا، جو اقبال کے فلسفے کو ترکی میں قابل فہم بنانے کا ایک سنگِ میل تصور ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں، کوروجو نے دیگر دینی اور ادبی تراجم بھی کیے، اور اپنے دور میں علمی و ادبی حلقوں میں معتبر مقام بنایا۔

5۔ پروفیسر ڈاکٹر یعقوب مغول: ایک پاکستانی نژاد علمی شخصیت اور محقق تھے جنہوں نے ترکی میں تعلیم و تحقیق، زبان و ادب، اور تاریخی مطالعہ کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے یہ علمی وابستگی خصوصی طور پر ترکی میں اردو، تاریخ اور مسلمان تہذیب کے مطالعے سے جوڑی اور اس کے باعث وہ پاکستانی/ترکی تعلیمی تعلقات میں پل کا کردار سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے انقرہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی (Ph.D.) کی ڈگری حاصل کی اور عثمانی نواری تاریخ، ترکی اور ہندوستانی تعلقات پر تحقیق کی۔ یعقوب مغول ترکی میں پاکستانی ثقافت، ادب اور تاریخ کے کاموں کو فروغ دینے والے علمی حلقوں میں شمار کیے جاتے ہیں، خاص طور پر علامہ اقبال کی شخصیت اور کاموں کے حوالے سے علمی مباحث اور تشریحات کو آگے بڑھانے میں ان کا حصہ رہا ہے۔ ان کے کاموں میں "Allama Iqbal Aur Türki" کے عنوان سے تحقیقی مضامین شامل ہیں، جن میں انہوں نے اقبال کے نظریات اور ترکی قاری کے لیے ان کے ادبی/فکری مفہوم کی تشریح کی ہے۔ انہوں نے عثمانی تاریخ پر بھی کام کیا، جیسا کہ "Kanunî Devri: Osmanlıların Hint Okyanusu Politikası…" جیسے مطالعوں کے ذریعے عثمانی علاقائی پالیسی اور ہندوستانی مسلم روابط پر تجزیہ پیش کیا[viii]۔ اقبال کے کاموں کو ترکی میں متعارف کروانے اور مفاہمت کے لیے تحریری اور تحقیقی خدمات انجام دیں۔

6۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد صابر (1935–2009) پاکستان کے معروف Turkologist (ترک زبان و ادب اور ترکی مطالعہ کے ماہر) تھے، جنہوں نے ترکی اور پاکستان کے ادبی و علمی روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کراچی یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ اور ترکی زبان کے شعبوں میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

تدریس و تحقیق کی اور کئی سال تک وہاں خدمات انجام دیں۔ وہ پہلے پاکستانی تھے جنہوں نے استنبول یونیورسٹی سے Turkology میں پی ایچ ڈی (ترک زبان وادبیات) کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر صابر نے 1968 میں سب سے پہلی اردو-ترکی لغت مرتب کی، جو برصغیر میں اس موضوع پر ایک سنگِ میل کام تھا اور اس کے ذریعے اردو اور ترکی زبانوں میں ترجمے اور لسانی مطالعے کو آسان بنایا گیا[ix]۔ اس لغت میں ترکی اور اردو دونوں زبانوں کے الفاظ شامل تھے، جس سے ترکی سیکھنے اور ترجمہ کرنے والے طلبا و اساتذہ کو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اردو، انگریزی، ترکی اور فارسی میں سینکڑوں تحقیقی مضامین، کتابیں، تاریخی مطالعے اور تراجم لکھے، جن میں شامل ہیں عثمانی تاریخ پر مبنی کتاب *Turkan-e-Usmani* (1967)؛ بابُر کے ترکی دیوان، اور ترکی ادیب محمد آکِف کی زندگی و شاعری پر اردو میں کام۔ انہوں نے علامہ محمد اقبال کے کچھ اشعار کے تراجم بھی ترکش میں کیے اور اقبال کے کاموں کے ترکی/اردو تناظر کو فروغ دیا۔ ڈاکٹر صابر نے کراچی یونیورسٹی میں نہ صرف تدریس کی بلکہ اسلامی تاریخ، ترکی تاریخ، زبان اور ادب کے شعبوں میں متعدد قائدانہ ذمہ داریاں بھی انجام دیں[x]۔ ڈاکٹر محمد صابر کو پاکستان اور ترکی دونوں میں ترک زبان و ادب کی تعلیم و تحقیق کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے کام نے پاکستان میں ترکی مطالعے کو فروغ دیا اور دو ریاستوں کے علمی تعلقات کو مضبوط کیا۔ ان کی اردو-ترکی لغت آج بھی لسانی مطالعات اور ترجمے کے لیے ایک اہم حوالہ سمجھی جاتی ہے۔

7۔ **پروفیسر ڈاکٹر خلیل طوقار** ایک معروف ترک ادیب، محقق، شاعر، مترجم اور اُردو کے ماہر استاد ہیں، جو استنبول یونیورسٹی، ترکی میں شعبہ اردو کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ وہ اپنی اردو شاعری، ادبی تحریروں، تراجم اور تحقیقی خدمات کی وجہ سے ترکی اور پاکستان دونوں میں علمی اعتبار سے معروف شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر خلیل طوقار نے نہ صرف اردو کو ترکی میں بڑھاوا دینے کا کام کیا بلکہ ترکی کے ادب اور اردو ادبیات کے باہمی تبادلے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے ترکی میں اردو کا چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اردو سے ترکی اور ترکی سے اردو میں متعدد تراجم کیے، جس سے دونوں زبانوں کے قاریوں کو ایک دوسرے کے ادبی اور ثقافتی مواد تک رسائی ملی[xi]۔ وہ استنبول یونیورسٹی کے شعبہِ اردو کے سربراہ رہے، جہاں انہوں نے اردو زبان و ادب کی تدریس و تحقیق کو فروغ دیا۔ وہاں انہوں نے اردو کے تعلیمی پروگرامز، تحقیقی مضامین، ادبی پروگرامز اور دونوں ممالک کے ادبی تبادلوں پر کام کیا۔ ڈاکٹر خلیل طوقار نے اردو زبان کو ترکی میں مقامی سطح پر متعارف کروانے کی کوشش کی جس کے تحت انہوں نے اردو ادب میں ترکی میں خدمات انجام دیں۔ وہ پاکستان اور ترکی کے ادبی تعلقات کو مضبوط بنانے میں فعال کردار رکھتے ہیں، خاص طور پر ثقافتی اور تعلیمی پروگراموں میں شراکت کے ذریعے۔ یونس ایمرے انسٹیٹیوٹ جیسے اداروں کے ساتھ ادب اور ثقافت کے فروغ کے معاہدے میں بھی ان کی شراکت رہی ہے[xii]۔ انہوں نے اردو اور ترکی زبانوں میں متعدد تصانیف، شاعری کے مجموعے اور ادبی کالم لکھے، جو اردو ادب کے فروغ میں مددگار ثابت ہوئے۔ ان کے علمی کام میں اردو میں چند اہم تحقیقی اور ادبی مطبوعات شامل ہیں، اور وہ اردو ادبی رسالوں کے اداری یا شائع کرنے میں بھی سرگرم رہے ہیں۔ ان کی کتاب ''اقبال اور ترک'' اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک منفرد کتاب ہے[xiii]۔ پہلے حصہ میں علامہ اقبال کی نظر میں ترک قوم کا ذکر ہے۔ سلطنتِ عثمانیہ کے زوال اور خاتمہ کا دکھ اور عربوں کی بے حسی بلکہ بے وفائی کو اقبال نے شدت کے ساتھ محسوس کیا تھا۔ اس باب میں اقبال کی شاعری کے حوالے دیتے ہوئے ماضی کی تاریخ کے کئی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

اہم گوشے سامنے لائے گئے ہیں۔ حصہ دوم میں ترکوں کی نگاہ میں علامہ اقبال کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔اس حصہ میں ایسے ترک دانشور بھی ہیں جو انقلابی ذہن رکھتے تھے اور مذہبی انتہاپسندی سے متنفر تھے،انہوں نے اقبال کو اپنے زاویے سے دیکھا اور پسند کیا ہے۔ جبکہ ایسے مذہبی لوگ بھی ہیں جنہوں نے فکر و فلسفہ کی کسی جہت کی بجائے صرف مذہبی عقیدت کے ساتھ اقبال کو چاہا ہے اور اس لگن میں انہیں جنت کی بشارت بھی عطا کر دی ہے۔ بہر حال یہ کتاب اقبال اور ترکوں کے حوالے سے بڑی عمدہ معلومات کی حامل کتاب ہے۔اسے خلیل طوق ار نے صرف مرتب نہیں کیا بلکہ بڑی عرق ریزی کے ساتھ تحقیق بھی کی ہے۔ آخر میں علامہ اقبال پر ترکی کی یونیورسٹیوں میں ہونے والے تحقیقی کام کی ایک طویل فہرست دی گئی ہے جو بلاشبہ قابلِ رشک ہے ان کی علمی و ادبی خدمات پاکستان ترکی دوستی اور ادبی تعاون میں اہم کردار رکھتی ہیں[xiv]۔ وہ پاکستان اور ترکی کے علمی و ادبی تعلقات میں پل کی حیثیت رکھتے ہیں، خاص طور پر ترجمے، تعلیم، تحقیق اور ادبی تبادلوں کے شعبوں میں۔

8۔ **پروفیسر عبدالقادر کاراہان** ایک نامور ترک محقق اور ادیب ہیں، جنہوں نے 1973ء میں علامہ محمد اقبال کے منتخب اشعار و نثر پر تحقیقی کام شائع کیا۔ کتاب کا عنوان *Dr. Muhammed Iqbal ve Eserlerinden Seçmeler* : (ڈاکٹر محمد اقبال اور ان کے کاموں سے منتخب نمونے۔ اس تحقیق میں اقبال کے اہم اشعار اور منتخب مضامین شامل کیے گئے۔ کتاب میں اقبال کے شاعری کے نمونے، فلسفیانہ خیالات اور فکری مضامین بھی شامل تھے، تاکہ ترکی قاری کو اقبال کی فکری و ادبی گہرائی کا صحیح اندازہ ہو۔ یہ کام ترکی زبان میں پہلی جامع تحقیقی کوششوں میں سے ایک تھا جس نے اقبال کے منتخب کلام کو ترکی میں متعارف کروایا۔ پروفیسر کاراہان کے اس تحقیقی مجموعے نے ترکی میں اقبال کے ادبی اور فلسفیانہ مقام کو مضبوطی سے متعارف کروانے میں مدد کی۔ اس کے بعد دیگر مترجمین اور محققین نے اقبال کے مکمل مجموعے اور انفرادی کتب کے ترجمے پر کام جاری رکھا۔ یہ کام ترکی میں اقبال کے کاموں کی ابتدا اور علمی تشہیر کے لحاظ سے بہت اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ ترکی قاری کے لیے منتخب اشعار کا پہلا تحقیقی مجموعہ تھا[xv]۔

9۔ **Beyan Yayınları** ترکی کی ایک معتبر پبلشر کمپنی ہے۔ اس کا دفتر اِستانبول (Cağaloğlu) میں واقع ہے یہ 1983ء میں قائم ہوا اور تب سے اسلام تاریخ، ادبیات، الہیات (Theology) ، فلسفہ اور مختلف علمی موضوعات پر کتابیں شائع کر رہا ہے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر بھی کتابیں شائع و تقسیم کرتا ہے جو اسلامی، تاریخی و ادبی موضوعات پر کتب شائع کرتا ہے، بشمول ترجمے، تحقیقی کام اور دو لسانی ایڈیشنز۔ ان کی کتابیں ترکی کے علاوہ بین الاقوامی یونیورسٹیوں اور لائبریریوں میں بھی ملتی ہیں۔ اب تک 900 سے زائد عنوانات شائع کر چکا ہے، جنہیں ماہر مقامی اور بین الاقوامی ایڈیٹرز تیار کرتے ہیں۔ ان کی اشاعتیں ترکی، عربی، انگریزی اور جرمن سمیت متعدد زبانوں میں دستیاب ہیں۔ اور اسلامی تعلیم، قرآن و سیرت، کلام و فقہ، تاریخِ اسلام، تاریخِ عثمانیہ، ادبیات اور عمومی خیالات پر کتابیں شامل ہیں۔[xvi] *Introduction to Islam* جو ڈاکٹر حمید اللہ کی تصنیف ہے بعض اشاعتوں میں دولسانی (Arapça-Türkçe) ایڈیشنز بھی شائع کیے جاتے ہیں، جو اصل متن کے ساتھ ترکی ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ اس ادارہ نے ڈاکٹر حمید اللہ کے بہت سے کاموں کو یکجا کر کے 18 کتابوں کا مجموعہ *Prof. Dr. Muhammed Hamidullah Tüm Eserleri* کے عنوان سے شائع کیا ہے، جس میں مسلمان تاریخ، اسلامی قانون، سیرت اور فقہ پر متعدد علمی کتابیں شامل ہیں۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

5۔اردو سے ترکی ترجمہ نگاری کے اثرات:

1.ادبی تعلقات میں فروغ:

اردو اور ترکی کے ادبی مکالمے میں ترجمہ نگاری نے ایک پُل کا کردار ادا کیا ہے۔علامہ اقبال و دیگر اردو ادیبوں کے کام ترکی زبان میں ترجمہ ہونے سے ترکی قاری کو اردو شاعری و فلسفہ کی گہرائی سے روشناس کرایا گیا۔اس کے نتیجے میں ترکی ادب میں نئے موضوعات، فکری رجحانات اور ادبی تحریکات متعارف ہوئیں۔علامہ اقبال : علی نہات ترلان، جلال سوئدان، اور پروفیسر یعقوب مغول کے تراجم ترکی میں شائع ہوئے، جس سے اقبال کا فلسفہ اور شاعری ترکی قارئین تک مکمل طور پر پہنچا۔

2.تعلیمی و تحقیقی اثرات:

یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں اردو ادب، فلسفہ اور اسلامی مطالعات کی تعلیم و تحقیق میں آسانی پیدا ہوئی۔ترکی طلبہ اور محققین اردو ادبی مواد کے مطالعے کے بعد موازنہ اور فکری تجزیہ کر سکتے ہیں، جو بین الاقوامی علمی معیار کے مطابق تحقیق کو فروغ دیتا ہے۔اقبال کے مکمل مجموعے اور منتخب کلام کے ترجمے نے ترکی میں اقبال پر تحقیقی مطالعات کو ممکن بنایا۔

3.ثقافتی تعلقات اور بین الاقوامی شناخت:

اردو سے ترکی ترجمہ نگاری نے پاکستان اور ترکی کے علمی و ثقافتی تعلقات کو مضبوط کیا۔ادبی اور فلسفی کاموں کے ترجمے سے ترکی میں پاکستان کی علمی و ادبی شناخت بڑھی اور ثقافتی تعاون کی فضا قائم ہوئی۔یونس ایمرے انسٹیٹیوٹ اور دیگر ثقافتی اداروں میں اردو اور ترکی ادب کے تبادلے کے پروگراموں میں آسانی پیدا ہوئی۔

4.اسلامی فکری اثرات:

اردو میں اسلامی فلسفہ، فقہ، اور سیرت کے موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کے ترکی ترجمے نے ترکی میں اسلامی مطالعات کو فروغ دیا۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے تراجم، علامہ اقبال کے فلسفیانہ مضامین، اور مولانا جلال الدین رومی اور احمد رضا کے کام ترکی میں اسلامی فکر اور قانونی و فکری مباحث کے لیے دستیاب ہوئے۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ *Aziz Kur'an* : اور دیگر علمی مواد کے ترجمے سے ترکی میں اسلامی علوم اور قرآنی مطالعہ میں اضافہ ہوا۔

5.ترجمہ نگاری کے چیلنجز اور فوائد:

اصطلاحات، محاورات اور فکری گہرائی کا ترجمہ مشکل تھا۔ اس عمل نے اردو ادبی و فلسفی مواد کی بین الاقوامی رسائی ممکن بنائی اور ترکی میں علمی حلقوں میں اردو ادب کی قدر بڑھائی۔پروفیسر محمد صابر اور خلیل طوقار :اردو-ترکی لغت اور تحقیقی کاموں کے ذریعے ترجمے اور علمی تحقیق کے عمل کو آسان بنایا۔

المختصر یہ کہ اردو سے ترکی ترجمہ نگاری نے ادبی، فکری اور تعلیمی روابط کو مضبوط کیا۔ ترکی میں اردو اسلامی ادب اور فلسفہ کی رسائی بڑھائی۔ ثقافتی تعاون اور بین الاقوامی شناخت کو فروغ دیا۔ اسلامی فکری مباحث اور قرآنی مطالعات کو قابل رسائی بنایا۔ اس کے ذریعے نہ صرف ترکی میں اردو اسلامی ادب کی اہمیت بڑھی بلکہ اردو اسلامی ادب و فلسفہ کی بین الاقوامی پہچان بھی مضبوط ہوئی۔ ترکی میں پاکستانی علمی اور ادبیات کی قبولیت کا سفر اگرچہ دھیرے دھیرے آگے بڑھا، لیکن اس میں گہرائی، معنویت اور فکری وسعت ہمیشہ نمایاں رہی۔ اس عمل کی جڑیں فکری ہم آہنگی، دینی رشتوں اور ایک طویل مشترکہ تاریخ میں پیوست ہیں، جنہوں نے اس تعلق کو وقت کے ساتھ مضبوط اور بار آور بنایا۔ اس تعلق کے ارتقاء کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مختلف مراحل اور اسباب کو تفصیل سے دیکھا جائے۔

اسلامی فکر کے میدان میں پاکستانی مفکرین نے ترکی میں خصوصی دلچسپی اور پذیرائی حاصل کی۔ سب سے نمایاں نام علامہ اقبال کا ہے، جنہیں نہ صرف ترکی کے علمی اور دینی حلقوں میں پڑھا گیا بلکہ ان کے افکار کو ترک معاشرے کی فکری تشکیل میں بھی اہمیت دی گئی۔ اقبال کی شاعری اور فلسفہ، خصوصاً احیائے ملت، خودی اور حرکت کے نظریات، ترک دانشوروں اور نوجوانوں میں ایک نئی سوچ اور ولولہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ ان کے اشعار اور تصورات پر سیمینارز، کانفرنسز اور تحقیقی مقالے ترکی کی جامعات میں باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح **مولانا مودودی کی اسلامی ریاست**، اسلامی تہذیب اور قرآن کی تفہیم [xvii] پر لکھی گئی کتب ترکی میں نہ صرف ترجمہ ہوئیں بلکہ دینی اور فکری حلقوں میں سنجیدگی سے پڑھی اور زیر بحث رہیں۔ ادبیات کے حوالے سے اگرچہ اردو ادب ترک معاشرے میں براہ راست زیادہ متعارف نہیں ہوا، تاہم چند اہم تراجم اور شخصیات کے ذریعے اس کی شناخت ضرور بنی۔ خاص طور پر اقبال کی شاعری اور ان کے فکری پہلو نے ترک ادبی حلقوں میں گہرا اثر چھوڑا۔ ان کی شاعری کو نہ صرف فلسفیانہ بلکہ ادبی اعتبار سے بھی سراہا گیا۔ ترک زبان میں اقبال کی شاعری کے تراجم نے نوجوان نسل اور دانشور طبقے میں اردو ادب سے شناسائی پیدا کی۔ علاوہ ازیں جدید اردو فکشن اور شاعری کی ترکی میں موجودگی ابھی محدود ہے، تاہم وقت کے ساتھ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور کچھ ترک جامعات میں اردو زبان اور ادب پر تحقیقی کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

ترکی کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں پاکستانی مفکرین کے افکار و خیالات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تحقیقی مقالے لکھے گئے ہیں۔ خاص طور پر اسلامیات، سیاسی فکر اور بین الاقوامی تعلقات کے شعبوں میں پاکستانی نظریات کا باقاعدہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ ترک محققین پاکستانی فکر کو مسلم دنیا کے اجتماعی مسائل اور فکری رجحانات کے تناظر میں دیکھتے ہیں، اور اس سے اپنے سماج کے لیے رہنمائی تلاش کرتے ہیں۔ کئی تحقیقی مجلات اور کانفرنسز میں پاکستانی مفکرین کی فکر کو موضوع بحث بنایا جاتا ہے، جس سے دونوں ممالک کے علمی روابط میں مزید گہرائی آئی ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

6۔نتائج:

1۔اردو سے ترکی ترجمہ نگاری نے پاکستان اور ترکی کے علمی اور فکری تعلقات کو مستحکم کیا۔ یہ تراجم دونوں خطوں کے مفکرین اور محققین کے لیے علمی مکالمے کی راہ ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔

2۔ علامہ اقبال، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، اور دیگر پاکستانی مفکرین کے افکار ترکی میں پڑھنے، سمجھنے اور تحقیق کرنے کے لیے دستیاب ہوئے، جس سے ترکی میں اسلامی فکر اور فلسفہ کی گہری سمجھ پیدا ہوئی۔ڈاکٹر حمید اللہ کی تصانیف، بالخصوص İslam Peygamberi، کو پروفیسر صالح توغ کے معیاری اور بامحاورہ تراجم کی بدولت ترکی کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے، جس سے ترکی کے طلبہ اور محققین کو سیرت النبی اور اسلامی تاریخ کے مستند علمی ذرائع میسر آئے ہیں۔

3۔ترکی کی جامعات اور تحقیقی اداروں میں اردو تراجم نے ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر تحقیقی کام ممکن بنایا۔ترکی طلبہ و محققین کو پاکستانی مسلم مفکرین کی فکر تک براہِ راست رسائی حاصل ہوئی، جس سے موازنہ اور تنقیدی مطالعہ کی سہولت پیدا ہوئی۔

4۔اردو سے ترکی ترجمہ نگاری نے ترکی کے ادبی حلقوں میں اردو ادب، خاص طور پر اقبال کے شاعری و فلسفے، کی اہمیت بڑھائی اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دیا۔یونس ایمرے انسٹیٹیوٹ اور دیگر اداروں کے ذریعے یہ تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔

5۔اردو میں اسلامی فلسفہ، فقہ اور سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی کتب کے ترکی تراجم نے ترکی میں اسلامی مطالعات کی رسائی بڑھائی اور نئے فکری مباحث کو فروغ دیا۔

6۔اصطلاحات، محاورات اور فکری گہرائی کے درست ترجمے کے چیلنجز موجود تھے، لیکن مترجمین جیسے علی نہات ترلان، جلال سوئڈان، پروفیسر محمد صابر اور خلیل طوقار نے ترجمہ و تحقیقی عمل کو آسان اور قابل رسائی بنایا۔

7۔سفارشات :

1. ترکی اور پاکستان کی جامعات میں ترجمہ مراکز (Translation Centers) قائم کیے جائیں تاکہ مختلف زبانوں میں علمی، ادبی اور دینی مواد کو باقاعدگی سے منتقل کیا جاسکے۔
2. تعلیمی اداروں میں ترجمہ نگاری کو مضمون اور عملی مہارت کے طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلبہ زبان، ادب اور فکری مطالعے میں ماہر بنیں۔
3. علامہ اقبال، مودودی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور دیگر مفکرین کے مزید تراجم اور تحقیقی مطبوعات شائع کی جائیں تاکہ ترک قاری تک علم و فکر کی جامع رسائی ہو۔
4. دونوں ممالک کے محققین کے درمیان مشترکہ تحقیقی منصوبے، کانفرنسیں اور علمی جرائد مرتب کیے جائیں، تاکہ علمی و فکری تبادلہ بڑھایا جاسکے۔
5. ترکی میں اردو مواد کے ڈیجیٹل تراجم، ای-کتب اور آن لائن علمی ذخائر قائم کیے جائیں تاکہ عالمی سطح پر علم تک رسائی آسان ہو اور تحقیق کی رفتار تیز ہو۔
6. یونس ایمرے انسٹیٹیوٹ، پاکستانی سفارتخانوں اور علمی اداروں کے تعاون سے ادبی اور فکری سیمینارز و ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے تاکہ دونوں ممالک کے نوجوانوں اور علمی حلقوں میں ثقافتی ربط اور علمی ہم آہنگی مضبوط ہو۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

7. تراجم میں اصطلاحات، محاورات اور فکری مفاہیم کی درستگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ ترکی قاری کو اصل متن کے مفہوم تک درست رسائی حاصل ہو۔
8. . پاکستانی خواتین مفکرین اور جدید ادیبوں کو بھی اس تحقیق میں شامل کریں۔ اگر ترکی میں کسی پاکستانی خاتون مفکر، دانشور یا جدید ادیبہ کے کام کا ترجمہ ہوا ہے تو اس کی پذیرائی، اس پر ہونے والے علمی مباحث، اور اس کے سماجی و فکری اثرات کا جائزہ لیں۔

حوالہ جات:.

[i] Terlan, Ali Nihat. *Edebiyat Tarihi Dersleri*. İstanbul: İstanbul Üniversitesi Yayınları, مختلف ایڈیشنز

[ii] Tarlan, Ali Nihat. *Muhammed İkbal: Hayatı ve Eserleri*. İstanbul: İstanbul Üniversitesi Edebiyat Fakültesi Yayınları, 1960.

[iii] Iqbal Academy Pakistan. *Iqbal and Turkey*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan۔

[iv] Suydan, [Süleyman] (سوئدان). *Musa Vuruşu ve Hicaz Armağanı,* (ترکی ترجمہ: Zarb-ı Kalîm اور Armaghān-ı Hijāz).İstanbul: -2013.

[v] https://web.archive.org/web/20150412072239/http://www.idefix.com/kitap/kuran-i-kerim-ve-turkce-anlami-ismail-hakki-izmirli/tanim.asp?sid=FBJDAJ4QWK6KMZFPB24M

[vi] Tarlan, Ali Nihat. *Büyük İslam Şairi Dr. Muhammed İkbal*. İstanbul: İstanbul Üniversitesi Edebiyat Fakültesi Yayınları, 1957۔

[vii] Iqbal, M. (1934). The reconstruction of religious thought in Islam. Lahore: Iqbal Academy Pakistan.Original work published in Urdu; Turkish translation: İslam'da Dini Düşüncenin Yeniden İnşası, Istanbul.

[viii]Mughal, Yaqoob, "Allama Iqbal Aur Türki.", *Iqbal Review*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 1986۔

[ix] Sabir, Muhammad, *Urdu–Turkish Dictionary* (اردو ترکی لغت), Karachi: University of Karachi Press, 1968۔

[x] University of Karachi, *Department of Islamic History & Turkish Studies: Faculty Profiles*.Karachi, 1985.

[xi] Iqbal Academy Pakistan, *Iqbal and Turkey Studies*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 2016.

[xii] Yunus Emre Enstitüsü, *Cultural and Literary Exchange Programs Between Pakistan and Turkey*. İstanbul, 2013.

[xiii] Tughar, Khalil. *Iqbal Aur Turk: Aik Tehqīqī Jaizah*. Bazm-e-Iqbal, Lahore, 2004

[xiv] Yıldız, Alim, *Türk–Pakistan Kültürel ve Akademik İlişkileri*. İstanbul: Akademik Yayınlar, 2005.

[xv] Karahan, Abdülkadir, *Dr. Muhammed Iqbal ve Eserlerinden Seçmeler*, İstanbul: Edebiyat Fakültesi Yayınları, 1973.

[xvi] Hamidullah, M. (1958). Introduction to Islam. Lahore: Idara-e-Islamiat.Turkish translation: İslam'a Giriş. Istanbul.

[xvii] Maududi, S. A. A. (1949). Tafhim al-Qur'an. Lahore: Idara Tarjuman-ul-Qur'an.Turkish translation: Tefhimü'l-Kur'an. Istanbul. Maududi, S. A. A. (1960). Islamic civilization: Its principles and foundations. Lahore: Islamic Publications.Turkish translation: İslami Medeniyetin Temel İlkeleri